سوال نمبر 2: زکوۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان۔ اور روحانی اخلاقی اور سماجی فوائد بیان کریں۔

جواب:

تعارف

زکوۃ دین اسلام کا ایک بنیادی اور
اہم رکن ہے۔ اس کا اسلامی
نظام معیشت سے گہرا تعلق ہے۔
اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ تب ہی
زکوۃ کی اہمیت میں اضافہ ہی
ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا
حصہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعلیمات سے ہی زکوۃ کی اہمیت کا
اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ معاشرے
میں اصلاحات کے نفاذ میں کلیدی
حیثیت رکھتا ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی
نہ صرف معیشت اور فروغ دیتی ہے
بلکہ یہ قرب الٰہی کے حصول کا بھی ایک
اہم ذریعہ ہے۔

زکوۃ کی اہمیت

زکوۃ کے لغوی معنی "پاک کرنا" ہیں

اور اصطلاح میں اس سے مراد ہے
کہ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں
خرچ کرنا۔ قرآن مجید میں اللہ
تعالیٰ نے واضح الفاظ میں زکوٰۃ کی
ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن
مجید میں فرماتے ہیں

"واقیمو الصلوٰۃ والو الزکوٰۃ" ۵

ترجمہ " اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

— القرآن

زکوٰۃ کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے نماز جیسی اہم
عبادت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کو رکھا۔

ایک اور جگہ سورۃ البقرہ میں اللہ
پاک ارشاد فرماتے ہیں!

ترجمہ " اللہ سود کو مٹاتا ہے اور
صدقات کو بڑھاتا ہے"۔

— البقرہ

یعنی اللہ تعالیٰ سود جیسی لعنت سے دولت کے گٹھ جوڑ کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مال کی منصفانہ تقسیم کو پسند فرماتے ہیں۔ جس سے غریب طبقے کا بھی فائدہ ہو۔

زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ تقسیم زکوٰۃ کے مدات اللہ تعالیٰ نے خود متعین فرمائی ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کی آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل ہیں:

مصارفِ زکوٰۃ

- فقراء
- مساکین
- مسافر
- نو مسلم
- زکوٰۃ کی وصولی کے ملازمین
- قرض دار
- غلاموں کی رہائی کے لیے
- جہاد کرنے والے

* زکوٰۃ کا نصاب

- سونا - تولہ 7½ . چاندی - تولہ 52½
- روپیہ، پیسہ، سامان تجارت

سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی
قیمت کے برابر

ذکر کے روحانی فوائد

- **قربِ الٰہی کا حصول**

ذکر کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل بندے اور اس کے رب کے درمیان فاصلہ کم کر دیتی ہے۔

- **دلی اطمینان اور سکون کا حاصل**

اللہ کے احکام کو بجا لا کر انسان کے دل میں یہ اطمینان پیدا ہوتا ہے کہ اس عمل سے اس کا رب اس سے راضی ہو جائے گا۔

- **دائمی نجات کا یقین**

قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ

ترجمہ: "اگر تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو وہ اپنے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا"

CamScanner

اور نفس خشش دے گا

(سورۃ التغابن) ۔

اس آیت کی روشنی میں اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ زکوۃ گناہوں کو دھونے کا ذریعہ بھی ہے۔

زکوۃ کے اخلاقی فوائد

- احساس و ہمدردی کا جذبہ

زکوۃ کی ادائیگی انسان میں احساس و ہمدردی کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔

- مساوات کا فروغ

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی تعلیمات کے ذریعے سے ہمیشہ برابری اور بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مفہوم

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی

سبق ۶

الحدیث -

اس حدیث کی روشنی میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اسلامی معاشرہ برابری اصولوں پر قائم ہے۔ اور زکوۃ سے غریب طبقے کو استحکام ملتا ہے۔ جس سے معاشرے میں ~~برابر~~ برابری کو فروغ ملتا ہے۔

زکوۃ کے معاشی فوائد

اثاثوں کی منصفانہ تقسیم

زکوۃ کی ادائیگی سے معاشرے کے امیر و غریب طبقے کے تفرقات میں کمی آتی ہے۔ غریب غربت کی چنگل سے نکل آتے ہیں۔ اور حالات مستحکم ہو جاتے ہیں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں انصاف کو قائم کرنے کو کہا ہے

ترجمہ
اور انصاف قائم کرو۔

التفسیر

اس آیت کے ترجمے کی روشنی
میں ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ معاشی
میں عدل وانصاف کا قیام شفاف
اور منصفانہ تقسیم سے جڑا ہوا ہے۔

غربت کا خاتمہ

جب دولت صرف امیر کے ہاتھوں
میں قید نہیں رہ جاتی تو اس سے
غریب کے حالات بہتر ہوتے ہیں
اور جو لوگ پیسہ جوڑ جوڑ کے رکھتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انہیں
بہت سخت وعید سنائی ہے

ترجمہ

"اور جو لوگ سونا اور چاندی
جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی

راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔"

سورۃ التوبہ

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ زکوۃ کے معنی پاک کرنے کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے مال کو پاک کرنا۔ زکوۃ کو دین اسلام میں بہت خاص اور نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی سے معاشی، سماجی روحانی اور اخلاقی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور اس سے معاشرے میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر: انصاف سے کیا مراد ہے؟ اسلام میں نظامِ عدل اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

تعارف

اسلام ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا تو تب ہی دین کو مکمل بھی کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بندوں سے کچھ یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ

ترجمہ

مفہوم: "اور آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا"

اسلام

یعنی ایک مکمل نظامِ حیات کے اصول

میں اس کے ساتھ ہی واضح کر دیں کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عدل و
انصاف کا حکم فرمایا ہے۔ اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بھی اس
بات کا ہمیں ثبوت ملتا ہے۔ اسلام
کا نظام عدل بھی اللہ تعالیٰ کے حکم
کے عین موافق ہے۔

۲ انصاف

انصاف کے لغوی معنی "~~برابر کرنا~~ آدھا آدھا" کے
ہیں اور اصطلاح میں اس سے مراد
عدل قائم کرنے کے ہیں۔ یعنی کسی
کی حق تلفی نہ کرنا انصاف ہے۔

۳ اسلام میں نظام عدل اور اس کی اہمیت

اسلامی عدالتی نظام

اسلامی نظام کے قیام میں تین طرح کی عدالتوں کے قیام کو اہمیت حاصل ہے

عدالتیں ۔

احتساب	قاضی	مظالم

- **مظالم عدالتیں**

یہ عدالتیں ان لوگوں کے لیے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ہیں جن پر مظالم ہوتے ہیں

- **قاضی عدالتیں**

یہ معاشرتی برائیوں کے انسداد میں کیے جانے والے جرائم کی سزا کے لیے ہوتی ہیں

- **احتساب عدالتیں**

یہ سرکاری ملازمین کے احتساب کے لیے ہوتی ہیں۔ احتساب عدالتوں کا قیام **حضرت عمر فاروقؓ** کے دور حکومت میں عمل میں آیا۔

• قاضی کی خصوصیات

اسلام کے عدالتی نظام میں قاضی کی چند خصوصیات پر زور دیا گیا ہے۔ جن میں اہم درج ذیل ہیں۔

1. ہوش و حواس میں ہونا چاہیے
2. دانشمند ہو
3. قرآن و سنت کا عالم ہو
4. صادق و امین ہونا چاہیے

• گواہ یعنی وکیل کی خصوصیات

1. گواہ باکردار ہونا چاہیے
2. ہوش و حواس میں ہو

جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ

ترجمہ

مفہوم: "اللہ کی خاطر سچی گواہی دو چاہے وہ تمہارے خود کے خلاف ہو تمہارے گھر والوں ماں باپ کے یا تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہو۔"

← اسلام کے عدالتی نظام کی اہمیت

کرپشن کا خاتمہ

اسلام کا عدالتی نظام کرپشن کے خاتمے پر زور دیتا ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال ہمیں خلافتِ راشدہ میں حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت سے ملتی ہے۔ جن کے دورِ حکومت میں عام شوریٰ ارکان کا باقاعدگی سے احتساب کیا جاتا تھا۔

مستحکم معیشت کا فروغ

اسلامی عدالتی نظام معیشت کے فروغ کا ضامن ہے۔ جہاں زکوٰۃ سے غریبوں کے استحصال کی روک تھام ہوتی ہے۔ **خلافتِ راشدہ** بالخصوص حضرت عمرؓ کے دور میں معیشت اس قدر مستحکم تھی کہ کوئی سوالی نہ ملتا تھا۔

عدل و انصاف کی فراہمی

اسلام کا عدالتی نظام عدل و انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ جیسا کہ یہ حدود اللہ کے متعین کردہ راستوں کے عین مطابق ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ عدل سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ

~~ترجمہ~~ **مفہوم:** "اللہ عدل و احسان کرنے کا حکم دیتے ہیں"
- النحل

اس آیت کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اسلام کا عدالتی نظام اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی ترجمانی کرتا ہے

نظم و ضبط کا اہتمام

اسلامی عدالتی نظام کا ایک اہم پہلو نظم و ضبط بھی ہے جس پر وقت اور فوری عمل ہوا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ: مفہوم: مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔ جس پر انصاف کا بھی ایک تقاضا ہے

قانون کی بالادستی

اسلامی عدالتی نظام میں قانون کی بالادستی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں چوری کا مرتکب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹنے کی سزا سنادی۔ اور فرمایا اگر اس شخص کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا

خلاصہ:

عدل سے مراد انصاف ہے یعنی اسلام کا عظیم اور اسلامی عدالتی نظام عدل کے اصولوں پر قائم ہے۔ نظام عدل اسلام میں قانون کی بالادستی اور عدل و انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے پر زور دیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے بھی یہ زور اہمیت کا حامل ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق پر
ایک جامع مضمون لکھیں۔

جواب: **تعارف**

خواتین انسانی معاشرے کا ایک
مستقل، خوبصورت اور نمایاں جز
ہیں۔ ایک جامع خصوصیات کی بدولت
یہ معاشرے میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں
اسلام میں خواتین کو بہت اہمیت دی
گئی ہے۔ قرآن مجید اللہ سبحان وتعالی
خود مومن عورتوں سے مخاطب ہیں۔
کہ اسلام میں اہمیت کا اندازہ
اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ
خواتین سے متعلق کافی سارے معاملات
کا اللہ پاک نے خود تفصیلی ذکر فرمایا ہے

جیسا کہ سورۃ آل عمران ، سورۃ النور
سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے
مرد عورتوں کے معاملات پر روشنی
ڈالی ہے۔ اس کے بعد احادیث
کی روشنی سے یہ بات واضح ہوتی ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواتین کے
حقوق پر زور دیا ہے۔

• اسلام میں خواتین کے حقوق

- خواتین کے گھریلو حقوق

اللہ تعالیٰ نے ماں کے قدموں تلے جنت
رکھی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا
اہمیت اور فضیلت ہو سکتی ہے ایک عورت
کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں

ترجمہ مفہوم: "اپنے والدین کے آگے اف تک نہ کہو"

مطلب ماں کو یعنی ایک عورت کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔

اس کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے

ترجمہ: مفہوم جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھے سے کفالت کی اور رخصت کیا وہ قیامت کے دن مجھ سے اتنا قریب ہوگا جتنا یہ میری یہ انگلیاں"

سبحان اللہ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے حقوق کے لیے سب سے زیادہ اور واضح پیغام دیا ہے

خواتین کے معاشرتی حقوق

دین میں جبر نہیں دین اسلام

نے اسی صورت میں عورتوں کی حق تلفی

کو بہت بیغض کیا۔ معاشرتی

معاملات بشمول نکاح، طلاق،

الگ گھر، تعلیم، روزگار ہر معاملے

میں عورت کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔

تعلیم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان

مرد و عورت پر فرض ہے"

اسی طرح **نکاح** جیسے اہم معاملے میں

عورت کی رضامندی کو فرض ضروری

قرار دیا گیا ہے

خواتین کے سیاسی حقوق

اسلامی معاشی نظام میں خواتین

کو وراثت کا حق دیا گیا ہے۔ خواتین
کا سیاسی معاملات میں حدوداللہ
کے تعین کردہ اصولوں میں رہ کر
کردار واضح ہے۔ حضرت زینب بنت علیؓ
نے اپنے اہل خانہ سمیت حضرت امام
حسینؓ کے لشکر کا ساتھ دیا اور جبر
و حق کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔
حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کی ان کے معاملات میں ہمیشہ
ڈھارس بندھائی۔

— جنگ میں خواتین کا کردار

اہل اسلام کی بقا کے لیے جو بھی
جنگیں لڑی گئیں ان میں خواتین
نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس

اس میں شمار بھی کیسے روشن میں جانی جاتی۔

میں ایک ہمارا بیان ہے نام "حضرت شمیہ"

کا ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ساتھ ایک جنگ میں بھر پور طریقے سے

شرکت کی۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے خواتین کو دین اسلام

میں بے شمار حقوق حاصل ہیں جن

کا احاطہ اسلامی تاریخ اور قرآن و

احادیث کی روشنی میں با آسانی کیا

جا سکتا ہے۔ دین اسلام ہمیشہ سے خواتین

کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے

خواتین کو جو حقوق دین اسلام نے دیے

ہیں وہ کسی اور مذہب نے اس سے پہلے

نہیں دیے

سوال: اسلام میں ریاست کی معاشی ذمہ داریاں بیان کریں۔ اور اسلام کے معاشی اصولوں کی وضاحت کریں جو عصری دنیا میں معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں؟

جواب:

تعارف

اسلامی معاشی نظام ہمارے دین کا ایک تحفہ ہے۔ دین اسلام نے ہمیں بنیادی عقائد اور مضبوط ارکان کے ساتھ ساتھ ایک منفرد اور بااثر معاشی نظام بھی دیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام ایک "انقلابی معاشی نظام" ہے۔

اس سے پہلے عرب میں بہت زیادہ

مفلسی پائی جاتی تھی۔ غریبوں کا

استحصال ہوتا تھا۔ اور امیر طبقہ

غریبوں کی حق تلفی میں مصروف۔

تھا۔ اسلام نے عرب کو دو سے دو

سال کے عرصے میں دنیا کی سب سے

بڑی معیشت بنا دی۔ حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبے عرصے

تک عرب میں حکومت کی اور

ریاست مدینہ کو ایک فلاحی

ریاست کی شکل دی۔ اسی طرح

خلفائے راشدین نے بہترین حکومتیں

قائم کی۔ حضرت ابوبکر نے دو سال

اور حضرت عمر نے دس سال تک حکومت

کی۔ اور آج کی حکومتیں مضبوط

اسلامی معاشی نظام کا آج بھی حد

ہونا ضروری ہے۔

← ریاست کی معاشی ذمہ داریاں اور معاشی نظام کے اصول

- معاشی جدوجہد / ترقی کا حصول

اسلام واحد دین ہے جس نے دولت کمانے کو بھی عبادت قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ
مفہوم: "ہم نے عبادت میں برکت رکھی ہے"

- النور

ایک اور جگہ اللہ پاک فرماتے ہیں:

"اپنا رزق تلاش کرو، یہ بھی عبادت ہے۔"

(القصص: 27)

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو معاشی جدوجہد کا حکم دیتے ہیں اور محنت میں برکت کا بھی پیغام ملتا ہے

• اخلاقی اصول کی پاسداری

اسلام نے ہمیں اخلاقی اصول کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ جس کی بنیاد پر حلال و حرام کی تمیز و تفریق ہوتی ہے جیسا کہ چوری، رشوت، بھیک وغیرہ۔ اسلام میں سختی سے منع کیا گیا ہے۔

نمبر: "جو انسان بھیک مانگتا ہے قیامت کے دن اس کی پیشانی پر داغ ہوگا" - الحدیث

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ترجمہ: "رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں" - الحدیث

• اسلام میں تجارت کے بیان کردہ اصول

اسلام کا اصول ہے کہ تجارت باہمی
رضامند اصولوں کی روح کے ساتھ
ہونی چاہیے اور اس میں کوئی
زور زبردستی نہ ہو۔ مثلاً کسی
مجبور بندے سے کم قیمت پر اس کی
کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
چیز خریدنا منع ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

ترجمہ:

مفہوم: "جو چیز اپنے لیے پسند کرو
وہی اپنے دوسرے بھائی کے لیے
بھی پسند کرو"

یعنی اس صورت میں اس کے ساتھ بھی
زیادتی نہ کی جائے
اسی طرح ناپ تول میں کمی
اور ذخیرہ اندوزی کی بھی دین
میں ممانعت ہے۔

• اسراف کی ممانعت

دین اسلام میں بخل اور اسراف
دونوں ہی سے منع فرمایا گیا ہے
جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ
ترجمہ و مفہوم: "مگر اسراف نہ کرو"
سورۃ۔ اعراف

• اسلام میں ذرائع آمدن

اسلامی معاشی نظام میں مسلمانوں سے
جو ٹیکس جمع کرتے ہیں اسے **"زکوۃ"** کہتے
ہیں اور غیر مسلموں سے جمع کیے جانے
والے ٹیکس کو **"جزیہ"** کہتے ہیں۔
صاحب حیثیت مسلمانوں سے **"عشر"**
لیا جاتا ہے۔ اسلام میں نئے ٹیکس
کی اجازت ہے لیکن صرف صاحب
حیثیت لوگوں پر لگائے جائیں۔

• سماجی انصاف کو یقینی بنانا

روٹی کپڑا اور مکان کی ذمہ داری
ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے اس
مقصد کے لیے اسلام معاشی نظام
"بیت المال" بنانے کا حکم دیتا ہے۔
حضرت عمرؓ کے دور میں یہودی کی بوڑھوں
اور مجبور لوگوں ریاست کی طرف سے
ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔

اسلام میں روزگار کی فراہمی کے ذریعے سے غلامی کا خاتمہ

اسلام میں مزدور کو پسینہ کی مزدوری
بروقت جلدی کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بھی
ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ان
یہودی قیدیوں سے بھی ملتی ہے
جنہیں مسلمان بچوں کو تعلیم دینے
پر رہائی کا وعدہ کیا گیا تھا۔

• دولت کی گردش کو یقینی بنانا

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دولت
ترجمہ
کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔

اس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ
ترجمہ ـ
مفہوم: "سونا اور چاندی اکٹھا نہ
کرو، روز محشر یہ اس کام نہ آئے گا"
— سورۃ التوبہ

قرآن تعلیمات میں خزانوں کے استعمال کے خلاف
اور دولت کی گردش کو یقینی بنانے کے
عمل کو فروغ دیتی ہیں۔

• سود سے پاک معیشت

قرآن کریم میں "ربا" کا لفظ
استعمال ہوا ہے جس کا مطلب "بڑھنا
یا نشوونما" پانا ہے اور اصطلاح میں
اس سے مراد دولت میں حرام طریقے سے

اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن میں سود کو منع

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:
"سود اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلانِ جنگ ہے"

البقرہ —

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر سود کو حرام قرار دیا ہے۔

خلاصہ

اسلامی معاشی نظام ایک واضح اور شفاف معاشی نظام ہے۔ اس نظام میں رشوت، سود، بددیانتی، چور بازاری وغیرہ جیسے اخلاقی برائیوں کی بالکل بھی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی معاشی نظام ایک پُر اثر انقلابی معاشی نظام ہے۔